احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | انوار: ۵- رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ، ۲۸- تبلیغ ۱۳۷۲ھش، ۲۸- فروری ۱۹۹۳ء | نمبر ۵۰

پاک دل بن جاؤ

سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفسِ امّارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ ہوتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بنگلہ دیش کی جماعت ایمان، استقلال، بہادری اور ثابت قدمی میں دُنیا کی کسی جماعت سے پیچھے نہیں

مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ بنگال کی جماعت کے ساتھ عوام پر بھی اپنا فضل نازل فرمائے گا

بوسنیا کے فنڈ میں افراد جماعت کی طرف سے غیر معمولی قربانی کے مظاہرے ہو رہے ہیں

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جو ۱۲- تبلیغ ۱۳۷۲ھش (۱۲- فروری ۱۹۹۳ء) کو

بیت الفضل لندن سے مواصلاتی سیّارے کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا

یہ خطبہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جماعت احمدیہ کے عالمی جلسے

"(—) آج اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کا سالانہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اور بنگلہ دیش کے امیر صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا، تمام جماعت کی طرف سے، کہ اس خطبے میں ان کے جلسے کو بھی آج کے خطبے کا حصہ بنا دیا جائے اور بیک وقت جمعہ بھی ہو گا۔ اور ان کے جلسے میں عالمی جماعتوں کی شمولیت بھی۔ (اللہ نے چاہا تو) اس موضوع پر بھی میں آپ سے مخاطب ہوں گا لیکن اس سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا ذکر ایک دفعہ پھر کرنا چاہتا ہوں جو خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے عالمی جلسوں کی صورت بنا دی ہے۔

گہرا اور انقلابی اثر

اتنا گہرا اور اتنا، اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ، انقلابی اثر پیدا ہو رہا ہے کہ اس کے متعلق اندازہ خواہ کتنا بھی کیا جاتا، اتنا اندازہ نہیں تھا کہ خدا تعالیٰ اس نئی صورت میں کتنی برکت رکھ دے گا۔ اور کتنا غیر معمولی فائدہ جماعتوں کو پہنچے گا۔ بہت سے خطوط جو ملتے ہیں ان کا کبھی کبھی میں مختصر ذکر کرتا ہوں لیکن اب یہ ذکر میری استطاعت سے بہت آگے نکل گیا ہے۔ پہلے عموماً جو خطوط ملا کرتے تھے وہ، ہزاروں کی تعداد میں بھی سہی، لیکن اکثر و بیشتر انہی لوگوں کے تھے جو خط لکھنے کے عادی ہیں۔ اور اب جو نیا دَور شروع ہوا ہے اس میں بکثرت ایسے نئے احباب کی طرف سے اور خواتین و بچوں کی طرف سے خطوط ملنے لگے ہیں جو ٹیلی ویژن پر خطبہ دیکھنے سے پہلے خطوں کا رابطہ نہیں رکھتے تھے۔ اور بہت ہی زیادہ گہرے اثر کے نتیجہ میں انہوں نے اپنے خیالات و جذبات اور پاک تبدیلیوں کا ذکر کیا ہے جو اس اللہ کے فضل کے نتیجے میں ظاہر ہونا شروع ہوئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا خاص احسان

مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آیا کرتی تھی کہ ٹیلی ویژن پر تو یہاں بھی خواتین دیکھتی ہیں اور الگ انتظام ٹیلی ویژن پر دیکھنے کا یورپ میں تو عام ہے۔ تو آخر یہ ٹیلی ویژن پہ اتنا اثر کیوں پڑتا ہے۔ مجھے فون پر میری بیٹی فائزہ نے جو آجکل پاکستان گئی ہوئی ہے اس نے بتایا کہ میں پہلے حیران ہوا کرتی تھی کہ آپ کن باتوں کا ذکر کرتے ہیں وہ کیا اثر ہے۔ لیکن پاکستان آکر جب میں نے پہلی دفعہ خطبہ دیکھا ہے تو بیان نہیں کر سکتی کہ کیسا اثر تھا۔ یوں لگتا تھا کہ واقعۃً آپ آسمان سے اتر آئے ہیں اور سامنے ظاہر ہو گئے ہیں۔ سب بچے بڑے عورتیں جو ساتھ کی خواتین تھیں کہتی ہیں یوں ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہی تھیں کہ جیسے ایک حیرت انگیز واقعہ، معجزہ ان کے سامنے رونما ہو رہا ہوتا ہے۔ تو دراصل یہ صرف ٹیلی ویژن کا قصہ نہیں ہے۔ ٹیلی ویژن پر دُور دراز کے لوگوں کو دیکھنے کی سب دنیا کو عادت پڑ چکی ہے۔ کوئی بڑی بات نہیں رہی۔ یہ اللہ کا احسان ہے یہ خدا تعالیٰ کا خاص اعجاز ہے جو جماعت کے حق میں اس نے دکھایا ہے اس روزمرہ عام چیز میں ایسی غیر معمولی طاقت پیدا کر دی ہے کہ جو دلوں میں انقلاب برپا کر رہی ہے۔ تو اس احسان کو ہمیشہ ذہن میں رکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گانے چاہئیں۔ اس ضمن میں کئی اور باتیں ہیں جو (اللہ نے چاہا تو) آئندہ کسی خطبے میں بیان کروں گا۔ کیونکہ یہ جو آجکل جماعت احمدیہ نئے دُور میں داخل ہوئی ہے (—) اس سلسلے میں مختلف احباب جماعت جو خطوط لکھ رہے ہیں ان میں بہت سے ذوقی نکتے بھی ہیں جو ان کے دل کو پسند آگئے لیکن دنیا کے سامنے ایک واضح ثبوت کے طور پر پیش نہیں کئے جا سکتے لیکن بعض ایسے قطعی شواہد بھی ہیں جن کے متعلق کوئی انسان جو تعصب سے پاک ہو شک نہیں کر سکتا (—) تو (اللہ نے چاہا تو) اس سلسلے میں بعد میں ذکر چلے گا۔

پاکستان کے دیہات کی جماعتوں پر جو اثر ہے اس سے میرا دل بہت راضی ہوا ہے۔ بعض ایسے ضلعے تھے جو رفتہ رفتہ سرکتے سرکتے بہت پیچھے جا چکے تھے اور ان کے پیچھے ہٹنے کا تعلق صرف میری (نقل مکانی) سے نہیں بلکہ ایک لمبے عرصے سے کچھ عوامل تھے جن کے نتیجے میں وہ ان آباء و اجداد کی پاکیزہ اور عظیم روایات کو زندہ نہیں رکھ سکے جو اس ضلعے کے بزرگوں سے وابستہ تھیں۔ لیکن اس سلسلے میں باوجود اس کے کہ پہلے بہت کوششیں کی گئیں اور خاص طور پر پاکستان سے یہاں آنے سے پہلے بعض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صنعتوں کے متعلق میں نے یہ بھی پروگرام بنایا کہ تمام جماعتی ادارے بیک وقت ان کی طرف متوجہ ہوں۔ خدام۔ انصار۔ لجنات، اصلاح و ارشاد کی جو تمام مختلف صورتیں ہیں کوئی تعلیم القرآن سے تعلق رکھنے والی کوئی مقامی کوئی دوسری۔ یہ سارے مل کر یک دفعہ زور لگائیں۔ لگایا گیا زور۔ لیکن کوئی خاص نتیجہ نہیں نکلا۔ اب ان ضلعوں سے اور ان کے دیہات سے جو خط مل رہے ہیں حیرت ہو رہی ہے اس قدر حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں دیکھتے دیکھتے کہ انسان اس کا وہم و گمان بھی نہیں کر سکتا تھا۔ تو (اللہ نے چاہا تو) اس سلسلے میں بھی بعض باتیں بعد میں بیان کروں گا۔

ایک مختصر سی عام دلچسپی کی بات

اب ایک مختصر سی عام دلچسپی کی بات کہہ کر مضمون کو پھر بنگلہ دیش کے جلسے کی طرف منتقل کر دوں گا۔

وہ یہ ہے کہ لوگ جو خط لکھ رہے ہیں ان میں میری داڑھی پر بڑے تبصرے آ رہے ہیں آجکل۔ اور کئی لوگوں نے تو باقاعدہ ڈرامے بنا دیئے ہیں اس کے۔ ایک نوجوان نے خط لکھا کہ ہم نے آپ کو کالی داڑھی والا بھجوایا تھا۔ ہائے اس ملک کا جس نے آپ کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ آپ کے بال سفید کر دیئے۔ اور آدمی کس کس بات کا رونا روئے۔ ان کو میں بتاتا ہوں کہ آپ کے ملک سے میں سفید داڑھی لے کر ہی آیا تھا۔ اور کچھ وسمہ اور خضاب بھی ساتھ لایا تھا۔ پھر اس ملک کا خضاب استعمال کرنا شروع کیا۔ لیکن خضاب سے جوانی کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ بعض لوگ یہ تو نہیں کہتے اس طرح کھلے کھلے بعض لفظوں میں، لیکن یہ کہہ دیتے ہیں کہ آپ بہت بزرگ لگنے لگ گئے ہیں اور (جیسا کہ اللہ نے چاہا) ایک اور رنگ آ گیا ہے۔ بعض کہہ دیتے ہیں آپ بہت کمزور لگنے لگ گئے ہیں۔ تو یہ بعض ایسے تعلقات ہوتے ہیں جن میں انسان کھل کر صاف بات کہہ نہیں سکتا۔ کہنا یہ چاہتے ہیں کہ بوڑھے ہو گئے ہو تم۔ اور بہانے بناتے ہیں مختلف۔ اس پر مجھے اپنے ملک کا مزاج یاد آ گیا کہ عام طور پر "سادہ" کا لفظ بہت اچھا ہے۔ نیک صاف فطرت والے لوگ جن میں کوئی تصنع نہ ہو، ان کو سادہ کہا جاتا ہے۔ مگر ہمارے ملک کا رواج یہ ہے کہ کسی بڑے آدمی کو بیوقوف کہنا ہو تو اس کو بھی سادہ کہتے ہیں۔ کہتے ہیں، بڑے سادہ ہیں ہمارے فلاں صاحب۔ مطلب یہ کہ، کافی بیوقوف آدمی ہیں۔ تو سیدھا سادھا بوڑھا کہو۔ یہ کیا مطلب ہوا۔ کہ بزرگ لگنے لگ گئے ہو۔ یہ ہے وہ ہے۔ کمزوری کا معاملہ جہاں تک ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے کوئی کمزوری نہیں ہے۔ خضاب سے انسانی جسم کی طاقت کا کوئی تعلق نہیں۔ آپ کو کوئی تقویت ملتی ہوگی مجھے دیکھ کر میری ذات کو خضاب سے کبھی کوئی تقویت نہیں ملی تھی اور اللہ کے فضل سے میں اسی طرح صحت مند ہوں جس طرح پہلے تھا۔ اور اگر کوئی کمزوریاں پہلے تھیں تو اب بھی ہیں۔ اللہ ان کو بھی دور فرما دے۔ تو گھبرائیں نہیں۔ یہ جو رنگ بدلتا ہے یہ تو اتفاقی قدرتی چیزیں ہیں۔ اللہ اپنا فضل فرمائے۔ صحت کے لئے دعا کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب ذمہ داریوں کو ہمت کے ساتھ پورا کرنے کی توفیق بخشے۔

جماعت بنگلہ دیش کی بہادری اور ثابت قدمی

(ـ) بنگلہ دیش بہت ہی بڑے ابتلاء میں سے اور بلکہ بار بار ابتلاؤں میں سے گذرا ہے۔ اور اُن پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ جماعت چھوٹی اور دیکھنے میں کمزور ہے۔ مگر ایمان اور ہمت اور استقلال اور بہادری میں اور ثابت قدمی میں دنیا کی کسی جماعت سے پیچھے نہیں۔ بلکہ اسے اکثر جماعتوں سے آگے قرار دیا جاسکتا ہے۔ اتنے بڑے بڑے بوجھ اس حیرت انگیز طریق پر جماعت نے اٹھائے اور ہمت سے مسکراتے ہوئے بغیر خوف کے اظہار کے بڑے بڑے خوفوں سے گذر گئے۔ اور بڑے بڑے نقصانات کے رونے نہیں روئے۔ اور اللہ کی حمد کے گیت گاتے ہوئے اس بات پر شکر کرتے ہوئے کہ خدا نے ہمیں توفیق بخشی اور استقامت عطا فرمائی وہ جماعت آگے سے آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور ہر ابتلاء کا فوری نتیجہ خدا کے غیر معمولی فضلوں کے نتیجے میں ان پر ظاہر ہو رہا ہے۔ اور ہر وہ کوشش جو ان کو کمزور بنانے کے لئے کی جا رہی ہے وہ ان کو پہلے سے بہت زیادہ طاقتور بنا کر نکالتی ہے۔ یہ تو ایک عمومی سلوک ہے خدا کا جو سب الٰہی جماعتوں سے ہوا کرتا ہے لیکن جیسے کہتے ہیں جتنا گڑ ڈالو گے اتنا میٹھا ہوگا تو وہ اپنی قربانیوں میں گڑ بہت ڈالتے ہیں (جیسا کہ اللہ نے چاہا) اور ویسے بھی ان کو میٹھے کی بہت عادت ہے۔ اس لئے یہ محاورہ گڑ والا ان پر خاص صادق آتا ہے۔ کیونکہ مٹھی تو ان کی خاص کمزوری ہے اور میں بھی جب سفر پر جایا کرتا تھا بنگلہ دیش میں تو مصیبت پڑی ہوتی تھی۔ اتنا میٹھا کھلایا کرتے تھے کہ جو ناقابل برداشت ہو جاتا تھا۔ اور ان کے لئے عام خاطر تھی اور ہمارے لئے مشکل بن گئی تھی۔ مگر قربانیوں کا جہاں تک تعلق ہے اس میں جتنا میٹھا ڈالیں سب اچھا ہے۔ کیونکہ وہ میٹھا تو منظور ہی منظور ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ آپ کی قربانیوں کو بہت جلد جلد پھل عطا فرماتا ہے۔ بنگلہ دیش کے اوپر میں دعا کرتا ہوں کہ (ـ) سب وعدوں کا اطلاق ہو (ـ) جن کا ذکر تفصیل سے ملتا ہے۔

غیر اللہ کے سامنے جھکنے سے انکار غصہ کا باعث بنتا ہے

میں نے گذشتہ خطبے میں بیان کیا تھا کہ عام طور پر قرآن کریم میں جہاں قربانیوں کا ذکر ملتا ہے وہاں اس سے ملتی جلتی جزاء کا بھی ذکر ہے اور بالعموم مضمون مثبت جزاء سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن اس (جگہ) منفی رنگ میں جزاء کا ذکر ہے۔ مثلاً فرمایا، (ـ) ہم تمہیں ایک ایسی تجارت کی خبر نہ دیں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچائے گی۔ بعض قرآن کریم کی آیات میں صرف مثبت وعدوں کا ذکر ہے۔ مثلاً فرمایا (ـ) کہ خدا نے مومنوں سے ان کی جانوں کا اور اموال کا سودا کر لیا ہے (ـ) اس کے بدلے ان کو جنت عطا ہوگی۔ اب ان دونوں آیات کے مضامین اس طرح ملتے جلتے ہیں۔ کہ تجارت کی جو تفصیل بیان فرمائی وہ یہ ہے (ـ) "تم خدا کی راہ میں مجاہدہ کرو اپنے اموال کے ذریعے اور انفس کے ذریعے۔ تبدیلی صرف اتنی ہے کہ وہاں انفس کو پہلے لایا گیا اور اموال کو بعد میں رکھا گیا اور یہاں اموال کو پہلے لایا گیا اور انفس کو بعد میں رکھا گیا اس مضمون میں بہت گہرائی ہے۔ قرآن کریم میں جب ترتیب بدلی جاتی ہے تو بہت گہرے مطالب کو پیش نظر رکھ کر بدلی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں میں پھر دوبارہ بات کروں گا۔ ایک تیسرا طریق قرآن کریم کا یہ ہے کہ دونوں کا اکٹھا ذکر فرماتا ہے۔ موقعہ اور محل کے مطابق قربانی کا ذکر فرما کر اس کی جزاء بعض شر سے بچانے کی صورت میں بھی دیتا ہے اور وعدہ فرماتا ہے اور بعض عطاؤں کی صورت میں بھی اس کا ذکر کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا (ـ) کہ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب صرف خدا ہے۔ ہر دوسرے رب کا انکار کر دیتے ہیں۔ اس (ـ) میں ایسا مضمون ہے جو شامل ہے۔ یعنی بظاہر کھلے کھلے لفظوں میں نہیں فرمایا گیا لیکن بالکل واضح طور پر اس میں شامل ہے۔ صرف ربنا اللہ نہیں کہتے بلکہ ہر غیر اللہ کی ربوبیت کا انکار کرتے ہیں۔ (ـ) پھر وہ استقامت اختیار کر جاتے ہیں۔ استقامت کا مضمون در اصل بتا رہا ہے کہ غیر اللہ کا انکار انہوں نے کیا ہے۔ ورنہ خالی آپ ہمارا رب ہمارا رب کرتے رہیں تو دنیا کو کیا مصیبت پڑی ہے یا کیا سودا اٹھا ہے کہ آپ کے پیچھے پڑ جائے۔ دنیا اپنی ربوبیت کے انکار کے نتیجے میں غصہ دکھاتی ہے۔ تو ان سے آپ مستغنی ہوتے ہیں اور صرف خدا کے ہو جاتے ہیں۔ غیروں کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ تب آپ کے خلاف مخالفتوں کی مہمیں چلائی جاتی ہیں۔ تو اس لئے اس مضمون میں یہ بات شامل ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہے۔ فرمایا (ـ) ربنا اللہ خالی کہنے میں تو کوئی خوف وارد نہیں ہوا کرتے۔

غیر اللہ کے انکار کے بعد دو قسم کے خوف

جب غیر اللہ کا انکار کرتے ہیں۔ تو پھر ہر طرف سے خوف گھیر لیتے ہیں۔ اور وہ خوف کچھ طبعی ہیں کچھ مصنوعی۔ طبعی یہ کہ جب آپ، رب، صرف خدا کو بنائیں اور غیر سے مدد مانگنا چھوڑ دیں۔ اس میں یہ ایک ایسا مضمون ہے جو بڑے لمبے سفر کا حال بیان کرتا ہے۔ غیر اللہ سے ربوبیت کا تعلق توڑنا کوئی ایسی بات نہیں ہے جو اچانک واقعہ ہو جائے۔ وہ لوگ جو غیر اللہ سے ربوبیت کا تعلق توڑ کر اللہ کی ربوبیت میں آتے ہیں۔ وہ ایک لمبا سفر اختیار کرتے ہیں۔ آہستہ آہستہ، آہستہ آہستہ لمبے عرصے تک تھوڑا تھوڑا تعلق توڑا جاتا ہے پہلے۔ اور پھر ایک ایسا مقام آتا ہے۔ جہاں انسان سمجھتا ہے کہ خدا ہی رب ہے اور کوئی رب نہیں اور اس وقت پھر خوف سامنے دامنگیر ہو جاتے ہیں۔ وہاں پہنچ کر انسان سمجھتا ہے کہ اگر میں نے فلاں بات کے لئے جھوٹ نہ بولا تو میرا یہ رزق کا ذریعہ ختم ہو جائے گا۔ فلاں بات کے لئے فلاں چالاکی نہ کی تو میرا یہ رزق کا ذریعہ ٹوٹ جائے گا۔ دھوکہ نہ دیا تو یہ نقصان پہنچے گا۔ فلاں بدی نہ کی تو یہ نقصان پہنچے گا۔ یہ وہ طبعی مقامات خوف ہیں جن کا اس (ـ) میں ذکر موجود ہے۔ اس وقت جو لوگ ان خوفوں کو آنکھوں کو آنکھیں ڈال کر رد کر دیتے ہیں کہ باوجود اس کے ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہم نے جس کو رب بنانا تھا اس کو رب بنا لیا ہے۔ اس لئے اسے جھوٹے ربوب، مصنوعی خداؤ، تم ہماری نظر سے دفع ہو جاؤ۔ ہمیں تمہاری آئندہ کوئی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ یہ وہ مقام ہے جس پر فرشتے نازل ہوا کرتے ہیں۔ دوسرا خوف وہ ہے جب غیر آپ کے اموال کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ وہ آپ کی دکانیں جلاتے، آپ کے گھروں کو آگیں لگاتے، اور آپ کی ساری عمر کی محنت کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمائیاں چھین کر لے جاتے ہیں۔ اُس وقت غیر اللہ کی طرف سے یہ بتایا جاتا ہے کہ تم کیا کہتے تھے خدا ہمارا ربّ ہے، خدا ہمارا ربّ ہے۔

اب ہم جو کچھ تمہارے پاس تھا لے گئے ہیں تم سے۔ اب بتاؤ، دیکھیں تمہارا ربّ تمہارے لئے کیا کرتا ہے۔ اس وقت پھر یہ مضمون صادق آتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ کیا پیغام لے کر؟ (۔) دیکھو جو ہو چکا، ہو چکا، اب تم ہماری حفاظت میں آگئے ہو۔ (۔) کوئی خوف غیر اللہ کا نہیں کرنا۔

خدا کو اپنایا ہے تو دلیری سے تکالیف برداشت کرو

اس کے دو معنے ہیں۔ ایک تو یہ کہ بعض لوگوں کو حفاظت کا وعدہ دیا جاتا ہے اور اُس کے بعد حالات تبدیل کر دیئے جاتے ہیں اور ایک یہ معنیٰ ہے کہ جو کچھ یہ کر گزریں۔ دلیری کے ساتھ ان چیزوں کو برداشت کرو۔ جب خدا کو اپنایا ہے تو اس کی خاطر قطعاً غیر کے خوف کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ چنانچہ (خدا کی راہ میں جان دینے والوں) کا یہی حال ہوتا ہے۔ حضرت ـــــــ (۔) ان پر بھی تو فرشتے نازل ہو رہے تھے۔ ان سے بھی تو خدا ہمکلام تھا۔ لیکن بظاہر ان کا خطرہ ٹالا نہیں گیا۔ لیکن ان کو ایک ایسی بے خوفی عطا کی گئی جس کا دُور نزدیک ایک رعب طاری ہو گیا تھا۔ ایک عیسائی جو وہاں کا سب سے بڑا انجینئر تھا۔ انگلستان سے گیا ہوا تھا۔ اس نے اپنی کتاب میں اُس کا نقشہ کھینچا ہے۔ اور اس حیرت سے کھینچا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ مرتے دم تک اس کے دل پر اس بات کا اثر تھا۔ کہ ایسا بے خوف انسان تھا۔ ایسا نڈر تھا۔ وہ مرتے وقت ان کی فکر میں مبتلاء تھا۔ ان کو کہہ رہا تھا کہ خدا کا تمہیں عذاب نہ پکڑ لے۔ بس (۔) سب کچھ گنوا کے بھی وہ خوش رہتے ہیں اور ذرّہ بھی پرواہ نہیں کرتے۔ یہ تو تھے منفی رنگ میں وعدے یا ان کی کیفیت کا بیان۔ بعد میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) اب تمہیں ہم خوشخبری دیتے ہیں کہ صرف یہی نہیں کہ تم خوف سے بلند کر دیئے گئے ہو۔ اور یہ مقام، خوف سے بلند ہونا، یہ بہت عظیم مقام ہے۔ اور حزن سے بلند کر دیئے گئے ہو۔ جو کچھ گذر جائے نہ خوف تمہارے قدموں کو چھو سکتا ہے نہ حزن تمہیں دُکھ پہنچا سکتا ہے یہ دنیا کے لئے ابتلاء ہیں تم ان ابتلاؤں سے بالا کر دیئے گئے ہو۔ لیکن یہی نہیں، فرمایا، تمہارے لئے خوشخبریاں ہیں۔ ایسی جنتیں جو دائمی اور ہمیشہ کے لئے ہیں۔ اور ان جنتوں میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ تم داخل کئے جاؤ گے۔ تو اس آیت میں دونوں مضامین بیک وقت بیان ہوئے ہیں۔ لیکن جن آیات میں ایک ہی مضمون ہے بظاہر درحقیقت (اس کے سیاق و سباق کو دیکھیں تو لازماً ہمیشہ دونوں طرح کے مضامین وہاں اکٹھے دکھائی دیں گے۔ منفی انداز میں بھی اجر کا ذکر ہے اور مثبت انداز میں بھی۔ لیکن اکیلی آیت میں جس میں سودا ہی منفی رنگ میں بیان ہو وہ مجھے صرف یہی آیت دکھائی دی۔ یہ ایک ہی آیت ہے جس میں وعدہ یہ کیا گیا ہے کہ تمہیں عذاب الیم سے بچایا جائے گا۔ اور اس آیت کا بھی سودے سے تعلق ہے اور وہ آیت جس میں مثبت انداز میں وعدہ کیا گیا ہے اس کا بھی سودے سے تعلق ہے۔ اور دونوں میں فرق صرف یہ ہے کہ ایک جگہ قربانی میں جان کی قربانی کو پہلے رکھا گیا ہے۔ اور دوسری میں اموال کی قربانی کو پہلے رکھا گیا ہے۔

بات یہ ہے کہ، جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا۔ قرآن کریم کے بہت سے بطون ہیں۔ بہت ہی گہرائیاں ہیں۔ اس کے مضامین ہیں۔ جان کی قربانی میں سب سے بڑی قربانی (اللہ کی راہ میں قربان ہو جانا) ہے۔ اس میں ساری عمر کی جان کی قربانی بھی داخل ہے۔ لیکن جو (خدا کی راہ میں قربان) ہو جائے گا۔ اس کے لئے حزن کا یا فکر یا عذاب الیم کا تو کوئی سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ اس کے لئے تو سیدھا جزاء کا معاملہ ہے اور جنت ہی جنت ہے۔ فرمایا (۔) وہ لوگ جو خدا سے اپنی جانوں کا سودا کر لیتے ہیں اور اموال کا سودا کر لیتے ہیں۔ اور بیع کس بات پر کرتے ہیں۔ ان کے لئے جنّت ہے۔ یہاں جنّت کا ذکر النفس کے پہلے ذکر کے نتیجے میں لازمی تھا۔ معاً بعد اگر النفس کی قربانی اپنی انتہائی شکل میں قبول ہو جائے تو اس کا نتیجہ کیا نکلنا چاہیئے۔ جنّت ہی جنّت۔ لیکن اگر اموال پہلے ہیں تو ایک لمبا سلسلہ قربانیوں کا ہے۔ اموال جاتے ہیں اور کئی قسم کے مصائب انسان پر توڑے جاتے ہیں۔ کئی قسم کے مظالم کئے جاتے ہیں۔ اور جانیں بھی تلف ہوتی ہیں۔ لیکن ایک لمبی زندگی کی کشمکش ہے۔ اس لئے اس کشمکش میں عذاب الیم کے نظارے دنیا میں دیکھے جاتے ہیں اور دکھائے جاتے ہیں۔ تو پہلے عذاب الیم سے بچنے کی خوشخبری دی گئی ہے۔ بعد میں اگلی آیت میں مثبت مضامین بھی بیان ہوئے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ جو اجر تفصیل کے ساتھ اس آیت میں بیان ہوا ہے۔ وہ کسی پہلو کو باقی نہیں چھوڑتا۔ (۔)

جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کی شان

جماعت احمدیہ بنگلہ دیش (۔) شان کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر رہی ہے اور (۔) اخلاص کے ساتھ ثبات قدم سے ابتلاؤں کو برداشت کر رہی ہے اور نیکیوں میں آگے بڑھ رہی ہے (۔) چنانچہ وہاں جس قسم کے نہایت ہی ہولناک حالات پیدا کئے گئے ہیں برہمن بڑیہ میں مثلاً اور ڈھاکہ، ۴ بخشی بازار میں ان حالات کے نتیجے میں بڑے بڑے بہادروں کا بھی پتہ پانی ہو سکتا تھا۔ اور بڑے بڑے دلیر کہلانے والے بھی خوفزدہ ہو سکتے تھے۔ مگر چھوٹے بچے کیا اور مرد کیا اور بڑے کیا سب نے ایسا عظیم صبر کا اور استقامت کا نمونہ دکھایا ہے اس دلیری کے ساتھ سامنے، ان خوفوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جھجکے بغیر اپنے آپ کو پیش کر دیا ہے۔ اور ظالموں نے ان کو اس طرح پیٹا ہے جس طرح کسی بوری یا مٹی کے ڈھیر پہ سوٹے برسائے جا رہے ہوں۔ اور اُف نہیں کی۔ چیخیں نہیں ماریں۔ شور نہیں مچایا۔ منتیں نہیں کیں اور کسی قسم کی بھی کمزوری کا اظہار نہیں کیا۔ ان میں جو بوڑھے بھی تھے جو جاں بلب ہو گئے تقریباً اور جو جوان اور بچے تھے وہ بُری طرح پیٹے گئے۔ بہت دردناک طریق پر ان کو مارا گیا۔ یہاں تک کہ بعض دیکھنے والوں نے جب دیکھا۔ غیر (از جماعت) نے بھی تو بعد میں تعجب کا اظہار کیا کہ یہ بچ کس طرح گئے۔ کیونکہ جس حال میں وہ چھوڑ کر گئے تھے بظاہر بچنے کی کوئی صورت نہیں تھی۔ لیکن جو خوبی کی بات میں بیان کر رہا ہوں بنگلہ دیش کی جماعت کی۔ وہ ان کی بہادری ہے۔ ذرّہ بھر بھی انہوں نے وحشت نہیں دکھائی۔ خوف کا اظہار نہیں کیا۔ اور اللہ کے فضل سے بڑی محبت اور پیار کے ساتھ خدا کی خاطر ان دکھوں کو برداشت کیا ان کے سامنے ان کی تمام لمبے عرصے کی قربانیوں کا پھل جو بخشی بازار کی عمارت کی صورت میں تھا اور اس میں مختلف قیمتی فرنیچر بھی سجا ہوا تھا مختلف کمرے تھے۔ مختلف رہائش کی لوگوں کی جگہیں بھی تھیں (بیت الذکر) بہت سجائی گئی تھی۔ بہت خرچ کیا گیا تھا۔ لائبریری تھی۔ قرآن کریم تمام دنیا کی بڑی بڑی زبانوں میں ترجمہ شدہ وہاں سجایا گیا تھا۔ ان سب چیزوں کو اپنے سامنے آگ لگتے برباد ہوتے ہوئے دیکھا۔ لیکن قطعاً واویلا نہیں کیا۔ اور بعد میں بھی جو مجھے وہاں سے خط ملے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ خدا نے اپنے فضل سے غیر معمولی طور پر اس جماعت کو اخلاص اور استقامت عطا فرمائی ہے۔ اور یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ غیر معمولی طور پہ بنگال کی جماعتوں نے خدا کی راہ میں ثابت قدمی دکھائی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔

بنگلہ دیش کی ایک احمدی خاتون کی دلیری

ایک احمدی خاتون کے متعلق مثلاً مجھے خط ملا کہ جب ان کو خبر ملی۔ ان کا کوئی عزیز کوئی رشتہ دار کوئی تعلق والا وہاں نہیں تھا۔ اور جب ان کو پتہ لگا کہ کتنے خوفناک حالات ہیں اور کس طرح بُری طرح مارا پیٹا جا رہا ہے اور تقریباً ذبح کر کے چھوڑ گئے ہیں لوگ تو ان کا پہلا ردّ عمل یہ تھا کہ بغیر کسی سے بات کئے فوراً رکشہ پکڑا اور کہا کہ میں کیوں محروم رہوں میں وہاں پہنچوں۔ اور میں بھی دفاع میں حصّہ لوں۔ چنانچہ جب وہ وہاں پہنچی ہیں تو سب ہنگامہ وہاں ختم ہو چکا تھا۔ اور پہنچ کر انہوں نے ان لوگوں کو دیکھا جو کچھ زخمی تھے کچھ دوسرے تھے، اور کہا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو مار رہے تھے میں بھی تو اسی لئے آئی ہوں۔ تو ان کو بتایا گیا کہ یہ سب معاملہ ختم ہو چکا ہے۔ اب تو زخمی ہسپتال جا رہے ہیں۔ آگیں جو تھیں وہ ٹھنڈی ہو گئیں کچھ ٹھنڈی کی جا رہی ہیں۔

تاریخ احمدیت کا سنہری باب اور اہلِ بنگال کیلئے خوشخبریاں

تو بنگال کا ذکر خیر۔ بنگالی احمدیوں کا اور ان کی استقامت کا اور اخلاص کا ذکر خیر تاریخ احمدیت میں ہمیشہ کے لئے سنہری لفظوں میں محفوظ ہونا چاہیئے اور اس کی جزاء جو جماعت کو ملے گی اس کے متعلق میں آپ کو (۔) بتاتا ہوں کہ کیا کیا چیز اللہ تعالیٰ کے حضور وہ پہلے ہی کما چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ۔ اور آئندہ (اللہ نے چاہا تو) اس تجارت کے اور بھی پھل ان کو ملنے والے ہیں۔ فرمایا (۔) کاش تمہیں پتہ ہوتا کہ اس میں تمہارے لئے کیا کیا بھلائیاں مضمر ہیں۔ (۔) پہلی جزاء یہ بتائی کہ تمہارے گناہ بخشے جائیں گے۔ کتنی خوش نصیب وہ جماعت ہے جو استقامت کے ساتھ اس ابتلاء سے گذر جائے۔ جس کی جزاء کے طور پر سب سے پہلا اعلان یہ ہو رہا ہے کہ کسی گناہ کے متعلق فکر نہ کرو تمہارے سب گناہ ہم نے بخش دیئے ہیں۔ (۔) اور خدا تعالیٰ تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا۔ جس میں نہریں بہتی ہوں۔ سرسبزی و شادابی دائمی ہو۔ (۔) اور بہت ہی تسکین بخش، سکینت عطا کرنے والے گھر عطا کئے جائیں گے۔ مساکن کا مطلب ہے گھر۔ لیکن مسکن کے اندر سکینت کا مضمون شامل ہے۔ اور مساکن اس کی جمع ہے۔ مسکن دراصل گھر کی تعریف کی گئی ہے۔ گھر ہوتا ہی وہ ہے جہاں سکینت ہو۔ اسی لئے وہ لوگ جو اپنے گھروں کو جہنم بنا لیتے ہیں اور لڑائی جھگڑے بدتمیزی بد اخلاقی اور اپنی بیویوں پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادتی کے نتیجے میں یا بیویوں کی زیادتی کے نتیجے میں ایک عذاب میں مبتلا ہیں اور گھر جانے کو دل نہیں چاہتا ان کے لئے ان کے گھروں پر گھر کا لفظ تو بولا جا سکتا ہے مساکن کا لفظ استعمال نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مسکن تو ہے ہی وہی جہاں انسان کو سکینت نصیب ہو۔ پھر فرمایا (-) کہ صرف سکینت والے گھر نہیں ہیں۔ بڑی پاکیزہ سکینتیں ہیں وہاں۔ (-) ایسی جنتوں میں وہ گھر ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ کی ہیں۔ وہ کبھی اختتام کو نہیں پہنچیں گی۔ پس جو احمدی گھر جلائے گئے یا لوٹے گئے یا جن جگہوں سے احمدیوں کو بے گھر کیا گیا۔ ان کے لئے یہ ساری خوشخبریاں ہیں (-) اور یہ بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔ پھر فرمایا (-) اور کچھ اور بھی باتیں ہیں (-) جن سے تم محبت کرتے ہو۔ فرمایا ہم تمہیں بخش دیں گے۔ تمہیں جنتوں میں داخل کریں گے۔ تمہاری کمزوریاں سب دور ہو جائیں گی یہ ساری باتیں بیان فرما کر تو بعض لوگوں کے لئے یہ پیغام بھی دیا کہ ہم جانتے ہیں اس دنیا میں بھی تو تم کامیابیاں دیکھنا چاہتے ہو۔ صرف آخرت کے وعدے تمہیں پوری طرح خوش نہیں کر سکتے۔ اور یہ ایک طبعی بات ہے۔ ایک انسان جن مصائب میں مبتلا کیا جاتا ہے بعض دفعہ بے اختیار دل چاہتا ہے کہ جس نے مصیبت ڈالی ہے وہ بھی تو دیکھے کہ ہمارے ساتھ کون ہے۔ اسی دردناک کیفیت سے گذرتے ہوئے ضیاء کی زندگی میں میں نے اپنی ایک نظم میں ایک شعر کہا تھا۔ میری نظم میں ایک یہ شعر بھی تھا۔

ہم نہ ہونگے تو ہمیں کیا کوئی کل کیا دیکھے
آج دکھلا جو دکھانا ہے دکھانے والے

ایسی دردناک حالت کو ہم پہنچ چکے ہیں کہ اگر یہ ظالم اسی طرح جو کچھ کر رہا ہے کرتا ہوا نکل گیا اور ہنستے ہوئے نکل گیا تو کل ضرور خدا اپنی نصرت کے نشان جماعت کو دکھائے گا۔ اور جماعت کے دشمنوں کی ذلت کے نظارے بھی دنیا کو دکھائے گا۔ لیکن اگر ہماری ساری عمر اسی طرح گذر گئی تو ہمیں کیا کل کوئی کیا دیکھے۔ یقین تو ہے کہ تیرے وعدے پورے ہونگے۔ مگر

ع آج دکھلا جو دکھانا ہے دکھانے والے

تو یہ جو کیفیت ہے اسی کیفیت کا دراصل قرآن کریم میں ذکر ہے۔ فرماتا ہے (-) ہم جانتے ہیں۔ ہماری تمہارے دلوں پر نظر ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ ہمیں علم نہیں۔ کہ صرف جنتوں کی خوشخبریوں کے وعدے تمہیں پوری طرح تسکین نہیں بخش سکتے اور بھی باتیں تم چاہتے ہو۔ (-) اللہ کی نصر بڑی شان کے ساتھ تمہارے لئے آنے والی ہے (-) اور تمہیں قریب ہی میں بڑی فتح عطا کی جائے گی۔ (-) خوشخبری دے دے۔ کیونکہ ساری آرزوئیں پوری ہو گئی ہیں آخرت کی بھی اور دنیا کی بھی۔ آخرت کی آرزوؤں کا اس لئے ذکر کیا کہ دراصل وہی باقی رہنے والی ہیں۔ انسان اپنی بیوقوفی اور غلطی کی وجہ سے یا عجلت کی وجہ سے پہلے دنیا کی خواہشوں کی تمنا کرتا ہے اور پھر آخرت کی طرف اس کی نگاہ جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نظر چونکہ وقت کے ساتھ وابستہ نہیں وہ ایک ایسی نظر ہے جو زمان و مکان سے بالا نظر ہے۔ نہ وقت کی قید اس کو محدود کرتی ہے نہ مکان کی قید اسے محدود کرتی ہے۔ اس لئے وہ حقیقت کو دیکھتا ہے اور جس حقیقت میں زیادہ شان پائی جاتی ہو اس کو پہلے بیان فرماتا ہے۔ بعض دفعہ اور طرز میں مضمون بدل بھی جاتے ہیں۔ مگر یہاں اس سورۃ کا اطلاق ہو رہا ہے۔ خدا نے پہلے آخرت کی خوشخبریاں دیں کہ وہی باقی رہنے والی ہیں، جنّتِ عدن وہی ہیں۔ لیکن ہم جانتے ہیں۔ انسان کمزور ہے۔ دنیا کے اوپر نظر ہے۔ دل چاہتا ہے یہاں بھی کچھ ہو جائے۔ تو فرمایا۔ فکر نہ کرو یہاں بھی کچھ ہوگا۔ تمہیں ضرور نصر عطا کی جائے گی۔ ضرور فتوحات تمہارے قدم چومیں گی۔ پس اہل بنگال اور بنگال کی جماعتوں کو یہ خوشخبری ہے کہ جو کچھ ہوا ہے اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل مختلف صورتوں میں ظاہر ہونگے۔ آخرت سے تعلق رکھنے والے بھی فضل نازل ہونگے اور دنیا سے تعلق رکھنے والے فضل بھی نازل ہونگے۔

بنگالی مزاج میں عدل کی شرافت ہے

اور میں سمجھتا ہوں کہ اس خوشخبری میں صرف بنگال کے احمدی ہی نہیں۔ بلکہ بنگال کے عوام الناس بھی عموماً داخل ہیں۔ اس لئے کہ بنگالی مزاج میں ایک ایسی شرافت پائی جاتی ہے۔ جو مذہبی جنون رکھنے والی قوموں میں عموماً نہیں پائی جاتی۔ مذہبی جنونی تو وہاں موجود ہیں لیکن بنگال کا مزاج عدل والا مزاج ہے اور عقل کے لحاظ سے بنگالی کا دماغ میں نے دیکھا ہے ہمارے پنجابیوں کی نسبت روزمرہ معاملات میں سیاست میں مسائل کو سمجھنے میں بہت زیادہ روشن ہے۔ وجہ یہ نہیں ہے کہ ان کے دماغ کی قسم زیادہ اچھی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ان میں انصاف پایا جاتا ہے اور سب سے زیادہ پاگل کرنے والی چیز بے انصافی ہے۔ اس لئے پنجاب میں ویسے دماغ بہت اچھے ہیں۔ وہ جب دنیا کے علوم میں تتبع کرتے ہیں۔ جستجو کرتے ہیں تو بڑی بڑی ترقیاں پا جاتے ہیں۔ سیاست کی اینچ پینچ میں بھی خوب جوہر دکھاتے ہیں۔ لیکن گہری عقل اور تقویٰ کی روشنی عدل کے بغیر نصیب نہیں ہوا کرتی۔ وہاں عدل کم ہے اور اسی نے ساری مصیبت ڈالی ہوئی ہے۔ اگر پاکستان کو عدل نصیب ہو جائے تو پاکستانی قوم دنیا کی کسی قوم سے پیچھے نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ صفِ اوّل کی قوموں میں غیر معمولی طور پر چمکنے والی قوم بن سکتی ہے۔ مگر بہرحال بنگلہ دیش کی جو خاص خوبی مجھے دکھائی دیتی ہے، ان میں عدل پایا جاتا ہے۔ پنجابی کے مقابل پر بہت زیادہ عدل مزاج لوگ ہیں۔ پس ساری قوم نے بڑا ہی عمدہ ردّعمل دکھایا ہے۔ اتنی کھلم کھلا اتنی زور کے ساتھ جماعت احمدیہ کی تائید اور اکثریت کے رہنما ہوتے کے دعویدار علماء کو مجرم گردانا گیا ہے۔ (-) جب یہ واقعہ ہوا ہے بابری مسجد والا تو بعض اخباروں نے بڑے سخت اداریئے لکھے ہیں۔ اے مُلّا! تو بابری مسجد کو روتا ہے۔ ۴ بخشی بازار پر جماعت احمدیہ کی (بیت الذکر) سے تو نے کل کیا کیا تھا؟ تجھے حق کیا ہے کہ کسی اور مسجد کی بربادی پر کسی قسم کا احتجاج کرے۔ تو ساری قوم نے اللہ کے فضل کے ساتھ جو قیام عدل کا نمونہ دکھایا ہے۔ اس سے میرا دل بنگلہ دیش کے لئے بہت راضی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم پر فضل فرمائے گا۔ اور جہاں جماعت پر فضل فرمائے گا۔ بنگالیوں پر بالعموم بھی فضل فرمائے گا۔ خدا کرے کہ ان کی سیاست ان کو عدل پر قائم رہنے دے۔ سیاست میں جا کر پھر عقل پھر جاتی ہے عموماً۔ اب ساری بنگالی قوم نے ہمدردی کی ہے۔ جرأت کے ساتھ جماعت کی تائید کی ہے لیکن حکومت کو اتنی بھی توفیق نہیں ملی کہ چھوٹے لفظوں سے افسوس کا اظہار کر دے۔ کوئی معذرت کوئی کسی قسم کی شرمندگی کا احساس اگر دلوں میں ہوگا تو کہنے کی جرأت پیدا نہیں ہوئی۔ لیکن بنگالی قوم سے کوئی شکوہ نہیں۔ بنگلہ دیشیوں نے غیر معمولی شرافت کا نمونہ دکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا دے۔ میں اس لئے بیان کر رہا ہوں کہ آپ سب بھی ان کے لئے دعائیں کریں۔

بوسنیا فنڈ میں غیر معمولی قربانی کے مظاہرے

اب میں مختصراً مالی امور کے متعلق ایک دو باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو غیر معمولی مالی قربانی کی توفیق مل رہی ہے۔ وہ ہر میدان میں اپنے رنگ دکھا رہی ہے۔ بوسنیا کے متعلق میں نے ذکر کیا تھا اور جس وقت میں نے گذشتہ خطبے میں بوسنیا کی سابقہ تحریک اور اس کے نتیجے میں جماعت کی طرف سے لبیک کا ذکر کیا تو ابھی نسبتاً بہت تھوڑی مقدار میں یہ قربانی پیش کی گئی تھی۔ لیکن دراصل جماعت کا جو ردّعمل ہے اس کا میری ذات کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔ وہ میری آواز سے میری طرز سے سمجھ جاتے ہیں کہ اس جگہ بہت زیادہ آگے بڑھنے کی تحریک ہے۔ اور بعض دفعہ وہ یہ سمجھ جاتے ہیں کہ اچھی نیکی کی تحریک ہے مگر اتنے بوجھ اور بھی ہیں کہ دھیما دھیما اس بات کو لو۔ تو پہلے جب میں نے بوسنیا کا ذکر کیا تھا تو عمومی تحریکات میں ذکر کیا تھا۔ غیر معمولی زور نہیں دیا تھا۔ گذشتہ خطبے میں اور اس سے پہلے خطبوں میں۔ جو بوسنیا کا ذکر کیا ہے تو اس کا ردّعمل یہ ہوا ہے کہ اب اللہ کے فضل سے تاروں کے ذریعے اور دوسرے برقی پیغامات کے ذریعے، فیکسز وغیرہ کے ذریعے دنیا سے غیر معمولی قربانی کے مظاہرے ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اور خود انگلستان میں ہی دوسرے ہی روز ایک خاتون مجھ سے ملنے آئیں اپنے سارے خاندان کی طرف سے چھ ہزار پاؤنڈ کا چیک پیش کیا۔ اور راولپنڈی سے ایک مخلص احمدی ڈاکٹر نے دس ہزار ڈالر کا چیک بھجوایا۔ اور ہزار ہزار پانچ پانچ ہزار بہت سے اس قسم کے قربانی کے وعدے اور نقد ادائیگیاں اور پھر زیور کی صورت میں عورتوں کی طرف سے غیر معمولی اخلاص کے اظہار ہونے شروع ہوئے ہیں۔ جن کے نتیجے میں دل کی گہرائیوں سے ان سب کے لئے دعا نکلتی ہے۔

امیر طبقے کو جھنجھوڑنے کی ضرورت پڑتی ہے

ایک میں نے یہ بھی ذکر کیا تھا کہ جب تک میں اپنے ذاتی چندے کا ذکر کیا کرتا تھا اس کی نسبت سے جماعت کے متموّل لوگ اپنے چندے کو بڑھاتے تھے۔ جب ذکر چھوڑ دیا ہے تو اس طبقے میں کچھ کمزوری آئی ہے۔ جہاں تک عام غرباء کا تعلق ہے یا درمیانے درجے کے احمدیوں (-) کا تعلق ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلسل اسی طرح قربانی کر رہے ہیں۔ لیکن امیر طبقے کا حال یہ ہے کہ جب تک اسے خاص طور پر جھنجھوڑا نہ جائے تو بہت جلدی سوتا ہے۔ کیونکہ مال کی کثرت مال کی محبت کو بھی بڑھاتی ہے۔ یہ قرآنی اصول ہے یہ کوئی میرے منہ کی بات نہیں۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ مال ایسی چیز ہے کہ اگر اس سے مال زیادہ عطا ہو تو محبت بھی ساتھ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بھی اس مضمون کو بڑے کھول کر قرآن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کریم کی تفسیر کے رنگ میں پیش فرمایا ہے۔ ابن آدم کا پیٹ کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ ھل من مزید کا سا عالم ہے۔ جہنم کو اس پہلو سے مال کی محبت سے ایک مشابہت ہے۔ جہنم کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ جتنا ڈالا جائے وہ پھر کہتی ہے ھل من مزید۔ اے خدا اور بھی کچھ ہے تو اور بھی لا۔ کیونکہ آگ کی طلب پوری نہیں ہوا کرتی۔ اور یہ مضمون ویسے ہی بڑا لطیف ہے۔ آگ چونکہ جس چیز کو طلب کرتی ہے اس کو کھا جاتی ہے۔ اس لئے اس کو مزید کی طلب اپنی بقا کے لئے ضروری ہے۔ تو مال کی محبت بھی ایسی ہے کہ وہ گویا کھایا گیا۔ وہ جل جاتا ہے۔ اس کی آگ میں۔ اور لطف دینا چھوڑ دیتا ہے۔ اس لئے جو چسکا پڑا ہوا ہے زیادہ کا وہ پھر طلب کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا، ابن آدم کا پیٹ تو کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ ایک وادی دوگے اس کو تو کہے گا اب دوسری وادی بھی دو۔

غالب نے اس مضمون کو اس رنگ میں بیان کیا ہے۔

دونوں جہان دے کے وہ سمجھے یہ خوش رہا

خدا نے ہمیں دونوں جہان دے دیئے اور سمجھا کہ ہم خوش ہو گئے۔

یاں آ پڑی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں

دونوں تو دے دیئے ہیں اب کیا تکرار کی جائے۔ ایک وادی کے بعد دوسری وادی کی طلب اور دو مل جائیں تو پھر چار وادیوں کی طلب۔ دو جہان مل جائیں تو پھر اگلے دو جہان کے متعلق۔ نظر نہ آئیں تو انسان چپ کر جائے تو کر جائے ورنہ دل تو یہی چاہے گا کہ دو جہان بھی کافی نہیں ہیں۔ تو یہ حال ہے امیر دنیا کا۔ اس لئے مجبوراً ان کی خاطر بعض دفعہ میں یہ بیان کیا کرتا تھا۔ کیونکہ جب وہ دیکھتے ہیں کہ میں نے یہ دیا ہے تو ان کو شوق پیدا ہوتا ہے کہ ہم اس سے بڑھ کے دکھائیں۔

بوسنیا فنڈ میں حضور ایدہ اللہ کا چھ ہزار پاؤنڈ کا وعدہ

تو میں نے اللہ کے فضل سے بوسنیا فنڈ میں پہلے ایک ہزار پیش کیا تھا۔ اب میں نے پانچ ہزار کا اضافہ کر کے چھ ہزار پاؤنڈ کر دیا ہے۔ تاکہ ہمارے جو متمول احمدی ہیں دنیا بھر میں ان کو یہ پیغام مل جائے۔ میں نے یہ فارمولا پیش کیا تھا کہ میں ایک کروں تو آپ سو تو کریں۔ سارے مل کے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ باقی ساری جماعت تو الگ اگر صرف ۱۰۰ متمول احمدی چھ چھ ہزار پاؤنڈ پیش کر دیں۔ یعنی پہلے جو دیا ہے اس کو بیچ میں سے منہا کر لیں بے شک تو یہ کافی رقم مہیا ہو جائے گی اور بوسنیا والوں کو ضرورت بہت زیادہ ہے۔ بعض ملک ایسے ہیں کہ ایک ایک ملک میں ستر ستر ہزار مہاجر بیٹھا ہوا ہے اور سب کچھ لُٹا کے آیا ہوا ہے۔ اور ہر دفعہ جب بھی جماعت نے ان سے رابطہ قائم کیا ہے ان کا ہمیشہ یہی جواب ملا ہے۔ کسی جگہ بھی استثناء نہیں کہ ہاں ہمیں کچھ دے رہے ہیں۔ شکریہ۔ بڑے ممنون ہیں لیکن جو ہمارے مجاہد پیچھے رہ گئے ہیں ان کا خیال کریں۔ ان کے لئے ضرور کچھ رقم پیش کریں۔ چنانچہ اب میرا ارادہ ہے (اللہ نے چاہا تو) جماعت کی طرف سے جو بھی رقم ملا کرے گی اس کو صرف مقامی طور پر مہاجرین کے لئے خرچ نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کے ایک بڑے حصے کو ان کی مرکزی تنظیم کے حوالے کر دیا جائے گا تاکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق مختلف مصارف میں اس کو استعمال کریں۔

مالی قربانی اسی دنیا میں بڑھا کر واپس کی جاتی ہے

تو میں امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ جماعت کے دلوں کو بھی کھولے گا اور اس کے نتیجے میں لازماً اپنے فضلوں کو بڑھائے گا۔ جو یہ بات ہے۔ یہ ہے تو بڑی پختہ اور یقینی لیکن اس کے ساتھ منسلک کر کے قربانی نہیں کرنی چاہیئے لیکن یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ قربانی آپ کریں گے تو آپ کی قربانی خدا کے ہاں اسی دنیا میں ہی بڑھا کر واپس کی جائے گی۔ قرض حسنہ جس کے متعلق میں پہلے ہی بیان کر چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کسی کا قرض رکھتا نہیں ہے۔ اور اس دنیا میں بھی بڑھا کے دیتا ہے اور اُس دنیا میں بھی بڑھا کے دیتا ہے۔

ایک احمدی بزرگ کا میں نے ذکر کیا تھا گذشتہ سے پیوستہ خطبے میں انہوں نے خط کے ذریعے اپنے ایک نواسے کو نصیحتیں کی ہوئی تھیں۔ اس میں اپنے کچھ تجربے بیان کئے تھے کہ جب میں مالی قربانی کرتا ہوں تو یہ مجھ سے سلوک ہوتا ہے۔ تم بھی ہمیشہ مالی قربانی میں آگے بڑھنا۔ اس کو وہ خط اتنے پیارے لگے کہ اس نے ان کی نقول مجھے بھجوائیں۔ ان میں سے دو خطوط میں لے کے آیا تھا آپ کو سنانے کے لئے۔ ایک تو پڑھ کے سنا دیا تھا ایک رہتا تھا جو اب سنا دیتا ہوں۔

وہ لکھتے ہیں ۹۳ - ۱۹۹۲ء کا حال سنیئے (یعنی پہلے اور باتیں بیان کر رہے ہیں)

سیلاب سے فصل کپاس اکثر علاقوں میں تباہ ہو گئی۔ جو سیلاب سے بچ گئی ہے اس کو بارشوں کی وجہ سے بہت کم پھل آیا ہے۔ نقصان کا اندازہ ۲۰ فیصدی سے لے کر ۸۰ فیصد تک لگایا گیا ہے۔ ایک دوست کی ۳۷ بیگھ کپاس کی پہلی چنائی دس من ہوئی۔ وہ چندہ میں نادہند ہے۔ میری نو بیگھ کپاس کی پہلی چنائی ۲۵ من ہے۔ اس سال میرا بجٹ چندہ مبلغ ۲۵ سو روپے تھا۔ پہلی چنائی سے مجھے ۴۵۵۰ روپے آمدن ہوئی۔ ان میں سے دو ہزار پانچ سو روپیہ چندہ مورخہ ۹۲-۱۱-۱۹ کو ادا کر دیا ہے۔ سارے موضع میں اوسط کے لحاظ سے کپاس کے معاملے میں، میں اول نمبر پہ ہوں

تو یہ جو صورت ہے یہ اتفاقی حادثہ نہیں ہے۔ چندہ دینے والوں کا ساری زندگی کا یہی تجربہ ہے۔ کہ وہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے فضل کو بڑھتا ہوا ہی دیکھتے ہیں۔ چندوں سے ان کے اموال میں کمی نہیں آیا کرتی۔ سو طریق ہیں اللہ تعالیٰ کے دینے کے۔ ہزار طریق ہیں اتنے زیادہ ہیں۔ کہ گن بھی نہیں سکتے۔ اور آخرت کا حساب جوں کا توں وہیں پڑا ہوا اور بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ اور اس میں وہ حساب اس حساب کے بدلے میں تبدیل نہیں ہوتا۔ یہ الگ کھاتہ ہے وہ الگ کھاتہ ہے۔ یعنی داخل آپ یہاں روپے کرواتے ہیں۔ یہاں بڑھتا ہے اور وعدہ یہ ہے کہ آئندہ بڑھے گا۔ یہ تو ضمناً ہے بس۔ صرف چکھانے کے لئے۔ یہ بتانے کے لئے کہ ہاں میں بڑھا سکتا ہوں۔

دل کھول کر قربانی کریں اور فضلوں کی بارش برستی دیکھیں

اس خدا سے جب سودے کرتے ہیں تو پھر ڈرنے کا کیا سوال ہے۔ خدا کی راہ میں دل کھول کر قربانیاں کیا کریں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارشیں اپنے اوپر برستی دیکھیں۔ حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس ضمن میں قرآن کریم کی ایک آیت کے مضمون کو جو میرے نزدیک سورہ زمر کی آیت ۴۸ ہے یا کوئی اور اس سے ملتی جلتی آیت ہوگی، تو کسی آیت کے مضمون کو پیش نظر رکھ کر بہت ہی پیارے الفاظ میں دنیا کے اموال کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو خصوصیت سے اس مضمون سے تعلق رکھنے والی آیت ہے وہ ہے (ــ) کہ وہ لوگ جنہوں نے ظلم کئے اگر زمین میں جو کچھ بھی ہے اور اس کے علاوہ اتنا ہی اور بھی وہ قیامت کے دن کے عذاب سے بچنے کے لئے پیش کر سکتے ہوں اور پیش کر دیں تو کچھ قبول نہیں کیا جائے گا (ــ) وہ باتیں جن کا اُن کو وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ یہ کچھ ہو جائے گا۔ وہ اب ان کے سامنے ظاہر ہو گئی ہیں۔ یعنی اعمال کا بد نتیجہ۔

اموال کی محبت محض بیوقوفی اور دھوکا ہے

تو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں کہ اموال کی محبت تو محض بیوقوفی اور دھوکا ہے۔ اموال کی اصل حقیقت کچھ بھی نہیں سوائے اس کے کہ آپ کے لئے یہ کچھ فیض پیدا کر دیں۔ پس جو انسان مال کے فیض سے محروم رہے اس کے مال کی کوئی حقیقت ہی نہیں۔ تو فیض والے کاموں پر خرچ کیا کرو۔ فرماتے ہیں،

"جب ایک چیز کی کثرت ہو جاوے تو پھر اس کی قدر نہیں رہتی۔ پانی و اناج جیسی کوئی چیز نہیں اور یہ سب چیزیں آگ ہوا مٹی پانی ہمارے لئے نہایت ہی ضروری ہیں۔ مگر کثرت کی وجہ سے انسان ان کی قدر نہیں کرتا۔ لیکن اگر ایک جنگل میں ہو اور کروڑہا روپیہ بھی پاس ہو مگر پانی نہ ہو تو اس وقت کروڑ ہا روپیہ بھی ایک گھونٹ کے بدلے دینے کو تیار ہوتا ہے اور آخر بڑی حسرت سے مرتا ہے۔ دنیا کی دولت چیز ہی کیا ہے جس کے لئے انسان مارا مارا پھرتا ہے۔ ذرا سی بیماری آجاوے پانی کی طرح روپیہ بہایا جاتا ہے۔ مگر سُکھ ایک منٹ کے لئے بھی نہیں آتا۔ جب یہ حال ہے تو انسان کی یہ کس قدر غفلت ہے کہ اس حقیقی کارساز کی طرف توجہ نہ کرے۔ جس کا بنایا ہوا یہ سب کارخانہ ہے اور جس کا ذرہ ذرہ اس کے تصرف و اختیار میں ہے۔"

اس مضمون کو پڑھ کر یہ بات بھی سمجھ آجاتی ہے اور بڑی پُر لطف بات ہے۔ کہ مال کثرت سے ہو تو آدمی اس سے بے قدری نہیں کرتا۔ مال کو تو بہت ہی زیادہ پیار سے رکھتا ہے اور بڑھاتا چلا جاتا ہے اور جو حقیقی نعمتیں ہیں ان کی جب کثرت ہو جائے تو بے قدری شروع ہو جاتی ہے۔ یعنی خدا کی دی ہوئی نعمتیں دراصل جن کو حاصل کرنے کے لئے مال عطا ہوتا ہے ان نعمتوں سے تو ایسی بے قدری ہے کہ آنکھیں ہی بند ہیں نظر ہی کچھ نہیں آرہا۔ ورنہ آنکھ کے ذریعے جو دکھائی دیتا ہے وہ سب نعمتیں ہیں۔ سانس کے ذریعے جو ہوا جاتی ہے وہ کیسی عظیم الشان نعمت ہے۔ حواسِ خمسہ خود نعمتوں کے رستے ہیں۔ اور ان رستوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جتنی نعمتیں انسان حاصل کرتا ہے سب سے غافل ہو جاتا ہے۔ نظریں پھیر لیتا ہے اور سویا رہتا ہے۔ اور جو نعمت ہے نہیں بلکہ نعمت حاصل کرنے کا ذریعہ تھی اس کو چمٹ جاتا ہے اور نعمتیں حاصل نہیں کرتا اس سے۔ یعنی خدا کی رحمتیں، خدا کے فضل، اور اس دنیا اور آخرت میں خدا کی رضا، ان سے وہ غافل رہتا ہے۔ یہ مضمون ہے جو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے اس اقتباس سے سمجھ میں آیا۔ اور پھر ساتھ یہ بھی کہ قیامت کے دن ہی یہ نہیں ہوگا۔ اس کا نمونہ دنیا میں بھی دکھایا جائے گا۔ قیامت کے دن جب فرمایا کہ جو کچھ بھی ہے پیش کردو تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ اس دنیا میں بھی بعض حالتیں ایسی آتی ہیں کہ انسان ساری دولتیں بھی لٹا بیٹھے تو ایک گھونٹ پانی کا نصیب نہیں ہوتا۔ سب کچھ اپنے علاج پر خرچ کر دے تو چین کا ایک سانس میسر نہیں آتا۔ ساری زندگی خدا کی ہوا کی ناقدری میں گذر گئی اور آخر پر یہ معلوم ہوا کہ جب وقت آیا ہے تو اس وقت اپنی کوشش سے ہوا کے ایک سانس سے بھی مجھے سکون میسر نہیں آسکتا۔ تو رضائے باری تعالیٰ ہی ہے جس پہ سب زندگی کا انحصار ہے۔ اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اسی میں دنیا کی نعمتیں بھی ہیں اور آخرت کی بھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عطا فرمائے۔ ہمیں ان نعمتوں کے شکر کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اے اہل بنگالہ میں تمہیں مبارکباد دیتا ہوں تم نے جس طرح میرے دل کو راضی کیا ہے۔ میری دعا ہے کہ اس سے ان گنت زیادہ خدا کا دل تم سے راضی ہو اور خدا کی رضا جب کسی کو نصیب ہو جائے تو اس کو دنیا بھی عطا ہوگی اور آخرت بھی عطا ہوگی۔"

کس نے کیا کہا ـــــ ڈان ۳۰۔ جنوری ۱۹۹۳ء

الپ ارسلان

نورالدین صاحب منیر روزنامہ ڈان میں لکھتے ہیں (خط) سردار ایس۔ ایف۔ لودھی نے

بلند ہوتے دیکھا ہے اب مرو میں اس کو زیر زمین خاک میں مدفون بھی دیکھ۔"

Alp Arslan

IN his farewell write-up on George Bush, Sardar F.S, Lodi has reproduced the following epitaph on Alp Arslan's tomb at Merve, "O ye who have seen the glory of Alp Arslan exalted to the skies, repair to Merve and behold it buried in the dust." (Dawn 19.1.93) Alp Arslan had his capital in Baghdad.

The inscription mirrors Alp Arslan's humility of spirit, who was not only the Lord of Asia but had also added to his vast dominions the territories of Armenia and Georgia. His heart was also full of compassion for the fallen as illustrated in the following episode.

When the Greek emperor, Romanus Diogenes was brought before him as a captive, after his defeat in the battle which he had waged against Alp Arslan for the retrieval of Armenia and kissed the ground as was required by the Turkish custom in vogue at that time, the Sultan, in the words of Gibbon, "instantly raised the royal captive from the ground; and thrice clasping his hand with tender sympathy, assured him that his life and dignity should be inviolate in the hands of a prince who had learned to respect the majesty of his equals and the vicissitudes of fortune."

His sense of pity shines forth with a brighter lustre when we see that he freed Romanus even at his most insolent behaviour towards him. Gibbon says, the Sultan asked him that how would he have behaved if fortune had smiled on his arms. "I would have inflicted on thy body many a stripe"; Romanus fiercely replied.

Commenting on his reply, Gibbon says, " the reply of the Greek betrays a sentiment, which prudence and even gratitude should have taught him to suppress." However, "The Turkish conqueror smiled at the insolence of his captive; observed that the Christian law inculcated the love of enemies and forgiveness of injuries, and nobly declared that he would not imitate an example which he condemned", and freed him for a ransom. Such was Alp Arslan, a noble scion of Saljuk Turks.

His eldest son, Malek Shah also made history in setting an example in selflessness. After the death of Alp Arslan a fierce battle raged between him, his brother and some other relations for succession to the throne. Gibbon tells us that on the eve of the battle, he (Malek Shah) performed his devotions at Thous, before the tomb of Imam Raza. As the Sultan rose from the ground, he asked his vizir Nizam, who had knelt beside him, what had been the object of his earnest petition; 'that your arms may be crowned with victory', was the prudent and most probably the sincere answer of the minister. 'For my part', replied the generous Malek,' I implored the Lord of Hosts that He would take from me my life and crown, if my brother, be more worthy than myself to reign over the Muslims.' *Decline and Fall of the Roman Empire*, Vol VI Pp 259 — 262).

NUR-UD-DIN MUNEER
Karachi

DAWN SATURDAY, JANUARY 30, 1993

ڈان کے ۱۹ جنوری ۱۹۹۳ء کے شمارے میں جارج بش کے متعلق ایک الوداعی مضمون لکھا ہے جس میں انہوں نے مرو میں الپ ارسلان کے کتبہ پر کندہ یہ تحریر بھی لکھی ہے۔

"اے شخص جس نے الپ ارسلان کی شان و شوکت کو آسمانوں تک

الپ ارسلان کا دارالخلافہ بغداد تھا۔

اس کتبے پر لکھی گئی یہ تحریر الپ ارسلان کی روح کی انکساری کی مظہر ہے اس الپ ارسلان کی جو کہ نہ صرف ایشیا کا حکمران تھا بلکہ جس نے آرمینیا اور جارجیا تک کو اپنی وسیع و عریض سلطنت میں شامل کر رکھا تھا۔ لیکن اس کا دل گرے پڑے اور مقہور لوگوں کے لئے کس قدر رحم سے بھرا ہوا تھا۔ اس کا اندازہ نیچے لکھے ہوئے ایک واقعہ سے ہو سکتا ہے۔

یونانی شہنشاہ رومانوس ڈایاجینز نے آرمینیا کا دوبارہ قبضہ حاصل کرنے کے لئے الپ ارسلان کے ساتھ جنگ لڑی جس میں اس کو شکست ہوئی اور وہ الپ ارسلان کے سامنے بطور قیدی لایا گیا۔

اس وقت کی ترک سلطنت کے رواج کے مطابق اس نے زمین کو بوسہ دیا۔ مؤرخ گبن لکھتا ہے کہ سلطان الپ ارسلان نے فوری طور پر آگے بڑھ کر اپنے شاہی قیدی کو زمین سے اٹھایا اور نرم دلی اور ہمدردی کے جذبے سے مغلوب ہو کر تین دفعہ اس کے ہاتھ کو نرمی سے دباتے ہوئے اسے یقین دلایا کہ اس کی زندگی اور عظمت اس بادشاہ کے ہاتھوں میں محفوظ رہے گی جو اپنے برابر کے لوگوں کی شان اور جاہ و جلال کی عزت کرنا جانتا ہے۔ اور جو تقدیر کے ہاتھوں آنے والے نشیب و فراز کو بھی اچھی طرح سمجھتا ہے۔

اس کے جذبہ رحم دلی کی شان اس واقعے سے اور بھی اجاگر ہوتی ہے جس میں اس نے رومانوس کو اس کے گستاخانہ رویے کے باوجود رہا کر دیا۔ سلطان نے اس سے پوچھا کہ اگر قسمت اس کی یاوری کرتی تو وہ کس طرح اپنے مفتوح سے پیش آتا۔

رومانوس نے سرکشی سے جواب دیا کہ وہ اس کے جسم پر بے شمار درّے برسانے کا حکم دیتا۔ اس کے اس جواب پر گبن نے لکھا ہے کہ یونانی بادشاہ کا یہ جواب اس کے جذبات کا غماز ہے۔ حالانکہ نہ صرف صورتحال کی پیش بندی کا بلکہ احسان مندی کا بھی تقاضا تھا کہ وہ اپنے ان جذبات کو دبائے رکھتا۔

لیکن ترک فاتح اپنے اس قیدی کی گستاخی پر صرف مسکرا دیا۔ اس نے صرف یہ کہا کہ مسیحی قانون تو کہتا ہے کہ اپنے دشمن سے بھی محبت کرو اور جو زخم تم کو لگے ہیں ان کو معاف کر دو۔ اور عالی ہمتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ کہا کہ وہ یقیناً کسی دوسرے کی ایسی کسی مثال کی تتبع نہیں کرے گا جس کی وہ خود مذمت کرتا ہے۔ اور الپ ارسلان نے اس یونانی بادشاہ کو تاوان لے کر آزاد کر دیا۔

یہ تھا الپ ارسلان سلجوق" ترکوں کا ایک عظیم چشم و چراغ۔

اس کے سب سے بڑے بیٹے ملک شاہ نے بھی بے غرضی اور بے لوثی کے اظہار میں تاریخ کے صفحات پر ایک شاندار مثال رقم کی ہے۔

الپ ارسلان کی وفات پر اس کے بیٹوں اور بعض دوسرے رشتہ داروں میں تخت پر قبضہ کے لئے خوفناک جنگ شروع ہوگئی۔ گبن کے مطابق جنگ شروع ہونے سے پہلے ملک شاہ نے طوس میں امام رضا کے مزار پر جا کر دعا مانگی۔ اس کا وزیر نظام بھی اس کے ساتھ اس دعا میں شامل تھا۔ سلطان جب دعا کر کے سجدے سے اٹھا تو اس نے نظام سے پوچھا کہ اس نے کیا دعا کی تھی۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپکو جنگ میں فتح عطا فرمائے۔ جو کہ اس وقت واقعی ایک بر وقت اور پرخلوص دعا تھی۔ اس پر اس عظیم عالی نسب ملک شاہ نے اپنے وزیر کو بتایا کہ "میں نے تو اللہ تعالیٰ سے استدعا کی ہے کہ اگر اس کی نظر میں میرا بھائی مسلمانوں پر حکمرانی کے لئے مجھ سے بہتر انسان ہے تو وہ مجھ سے میری زندگی واپس لے لے"۔

(DECLINE AND FALL OF THE ROMAN EMPIRE VOL VI Pp 259_262)

(بشکریہ ڈان ۳۰ جنوری ۱۹۹۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۷ فروری۔ جمعہ کے روز بادل رہے اور کبھی کبھی دھوپ نکلتی رہی۔ آج صبح دھند چھائی رہی۔ کبھی کبھی دھوپ نکل آتی ہے۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے اب جہاں ظلم ہوگا وہیں پر خصوصی عدالتیں مقدمات کی سماعت کے بعد ملزموں کو سزا دیں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ غریب کی عزت سے کوئی کھیل جائے اور نواز شریف اور قانون حرکت میں نہ آئے ایسا نہیں ہو سکتا۔

○ وزیراعظم نے فحش ویڈیو فلموں کے خلاف بھرپور مہم چلانے کا حکم دے دیا۔ ایسا مکروہ کام کرنے والوں کا بھرپور محاسبہ کیا جائے اور انہیں سختی سے کچل دیا جائے وزیراعظم نے یہ ہدایت چاروں صوبوں کو دی ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ جونیجو کے حامی ارکان پارلیمنٹ نے پی ڈی اے سے رابطہ شروع کیا ہے پیپلز پارٹی نے بھی آٹھویں ترمیم اور صدارتی انتخاب کے معاملات پر مسلم لیگ کو مشروط تعاون کی پیشکش کی ہے۔

○ پاکستان نے مغربی ممالک سے کہا ہے کہ وہ بوسنیا کے متعلق دوغلی پالیسی سے گریز کریں۔ بوسنیا کے لوگ فاقے سے مر رہے ہیں اور انہیں خوردونوش کا سامان پہنچانے کے لئے جو کچھ کرنا چاہیئے نہیں کیا جا رہا۔ اگرچہ اب بل کلنٹن نے فیصلہ کیا ہے کہ بوسنیا کو جو چیزیں پہنچائی جانی مقصود ہیں ان کے لئے زیادہ حفاظتی انتظامات کئے جائیں۔

○ سی آئی اے کے ایک نمائندے نے کہا ہے کہ پاکستان میں ہیروئن کے سلسلے میں جو رپورٹ شائع کی گئی ہے اس کا سرکاری حلقوں سے کوئی تعلق نہیں۔

○ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ برما کی حکومت لوگوں کو بڑی تعداد میں ہلاک کر رہی ہے۔ عورتوں سے جبری مزدوری کرائی جاتی ہے اور ان کی عزت لوٹی جاتی ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ سندھ میں فوج نے فیصلہ کیا ہے کہ بعض بڑے بڑے وڈیروں کے خلاف مقدمے درج کئے جائیں گے۔ یہ لوگ سندھ میں حکومت کی زمین پر قابض ہیں اور زمین کی ہاریوں کی تقسیم کی راہ میں روک بن رہے ہیں۔

○ بھارتی پارلیمنٹ میں بی جے پی کے ارکان نے وقفہ سوالات نہ ہونے دیا۔ چیئرمین کی بھی بات سننے سے انکار کر دیا۔ اور وزیر داخلہ کچھ کہنے کے لئے اٹھے تو انہیں بھی نہ بولنے دیا گیا۔ بتایا گیا ہے کہ ہنگامہ خاصا شدید تھا جس کی وجہ سے اجلاس نہ ہو سکا۔ ایوان کے اندر حکومت کے خلاف نعرے لگتے رہے۔ بی جے پی نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ ان کی ریلی بالکل پرامن ریلی تھی لیکن حکومت نے ضرورت سے زیادہ طاقت استعمال کر کے اس سے زیادتی کی ہے۔ حکومت اس کے جواب میں کہتی ہے کہ طاقت بالکل مناسب استعمال کی گئی۔

○ افغانی صدر پروفیسر برہان الدین ربانی پیر کے روز پاکستان کے دو روزہ دورے پر پہنچیں گے۔ بتایا گیا ہے کہ اس دورے کے دوران وہ صدر غلام اسحٰق خان اور وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف سے مختلف معاملات پر غور کریں گے۔ سب سے اہم معاملہ تو شائد افغانستان میں مختلف دھڑوں کی لڑائی روکنا ہی ہے۔

○ ایران میں سیلاب سے ایک ہفتہ کے دوران ۵۰۰ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ ۱۲ صوبوں میں سیلاب سے ایک ارب ڈالر کا مالی نقصان ہوا۔

○ بھارتی خفیہ ادارے "را" نے سندھ میں ناکامی کے بعد اب بعض دیگر علاقوں میں اپنے قدم جمانے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ "را" کا مشن یہ ہے کہ پنجاب میں سرائیکی صوبے کی آڑ میں محاذ آرائی شروع کی جائے۔

○ امریکہ کے وزیر خارجہ وارن کرسٹوفر نے کہا ہے کہ انہوں نے جو حال ہی میں مشرق وسطیٰ کا دورہ کیا ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ بات چیت شروع کرنے کے سلسلے میں اتفاق رائے پایا جاتا ہے۔ چنانچہ امریکہ اور روس عربوں اور اسرائیلیوں کو اپریل میں واشنگٹن میں مذاکرات کرنے کی دعوت دیں گے۔

○ بتایا گیا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کی مذاکراتی ٹیم نے ۱۱۳ طلباء کی بحالی اور سامان کا نقصان پورا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ تعلیمی سرگرمیاں کچھ عرصہ معطل رہیں گی۔

خالص جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ معیاری زیورات بنوانے، خریدنے کے لئے

آپ کے قدیمی احمدی جیولرز

محمود جیولرز بلال مارکیٹ
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ

فون: ۶۸۱ ، ۶۸۲

ڈش انٹینا ـــــ ڈش انٹینا

مضبوطی اور معیار میں بلند تر

اعلیٰ کوالٹی کے ڈش انٹینا مختلف سائزوں میں دستیاب۔ پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کا انتظام۔ کم قیمت میں بہترین پرفارمنس ایک سال کی مکمل گارنٹی کے ساتھ

ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دکان : ۸۳۱ ۴۴

فون رہائش بشارت احمد خان ۷۸۴

قدیمی ـــــ شہرۂ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

برانچیں

● کراچی: ـــــ فون: ۴۱۳۲۵۱
● لاہور: 1-D-۳ گلشن راوی
● ملتان: ۱۸۱۔۶ شاہ رکن عالم کالونی نزد پٹرول پمپ
● منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
● رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
● ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون: ۵۵۸

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)

الکریم جیولرز کراچی

فون ۶۳۲۵۵۱۱

پروپرائیٹرز
میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

روزنامہ **الفضل** ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

تریاقِ اٹھرا — فی ڈبی -/۲۰ | نور کاجل — فی شیشی -/۵ | نور نظر — اولاد نرینہ کیلئے فی کورس -/۶۲۵ | زدجامِ عشق — ۳۰ گولی -/۳۰۰ | اکسیر معدہ — -/۸ -/۱۵ -/۳۰ | قندِ شفا — نزلہ زکام دور کرنے کیلئے -/۱۰ | حبّ سعال — کھانسی اور خراش گلو کیلئے -/۱۰

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک میں اوقاتِ کار

صبح ۸ بجے تا ½۴ بجے شام

جمعۃ المبارک

وقفہ ۱۲ بجے تا ½۲ بجے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

فون

۶۳۴ ـــــ ۵۳۴

رشید برادرز ٹینٹ سروس

گولبازار - ربوہ

نئی اور جدید کراکری کے ساتھ ہر قسم کی معیاری پکوائی کا انتظام موجود ہے

زیرِ نگرانی: **رفیع الدین** گولبازار - ربوہ

الفضل کے لئے مضامین کاغذ کے ایک طرف لکھئے۔ خوشخط لکھیے۔ کھلا کھلا لکھئے۔ اور کم از کم ایک طرف حاشیہ چھوڑ دیجئے۔ (ادارہ)

سالِ نو مبارک ہو

ہر قسم کی جائیداد، پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت کیلئے ہم خدمت کو تیار ہیں

★ جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے با اعتماد نام ★

پراپرٹی مرکز

عزیز احمد خان ۳- بلال مارکیٹ ربوہ فون گھر ۴۱۴

علاج اور مشورہ کیلئے ـــــ قدیمی، شہرہ آفاق

حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

خود ملیں یا جوابی خط لکھیں

پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ گوجرانوالہ

ضرورت برائے اکاؤنٹنٹ و سٹور کیپر

ہمیں اپنی فیکٹری میں مندرجہ ذیل ملازمین کی ضرورت ہے:-

۱- اکاؤنٹنٹ تجربہ کم از کم پانچ سال۔ تنخواہ حسبِ قابلیت

۲- سٹور کیپر " " "

۳- چوکیدار / گن مین " گن کا لائسنس ہونا ضروری ہے "

درخواستیں مع کوائف عمر، تعلیم، تجربہ وغیرہ اپنے صدر یا امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ہمراہ ۸ مارچ ۹۳ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانی چاہئیں۔ انٹرویو کے لئے ۱۲ مارچ ۹۳ء بوقت دس بجے صبح تشریف لائیں جس کا کوئی ٹی اے ڈی اے نہیں دیا جائے گا۔

وارئیر کیمیکل کمپنی کہکشاں کالونی بالمقابل نئی جلسہ گاہ ربوہ

فون: ۰۴۵۲۴-۶۱۵

رہائش: ۰۴۵۲۴-۳۴۰

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس

SPERMATOZOA COURSE Rs 200/-

عورتوں کیلئے کورس

بانجھ پن کورس STERILITY COURSE Rs 100/-

اٹھرا کورس ATHRA COURSE Rs 100/-

تفصیلی لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی

رجسٹرڈ - ربوہ

فون:- ۶۰۶ - ۷۷۱

اوقاتِ کار کیوریٹو کلینک

برائے رمضان المبارک

صبح ... ۸ بجے تا ... ۳ بجے

ناغہ بروز جمعۃ المبارک

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

فون: دفتر ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ۶۰۷

دانتوں کا معائنہ مفت - **احمد ڈینٹل کلینک**

ڈینٹسٹ

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

رانا مدثر احمد ½۴ بجے تا ½۸ بجے شام

بھائی سوپ (رجسٹرڈ)

WARRIOR WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔

اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہورِ زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۶۱۷۷۶۴ - ۶۷۷۶۴

فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۰۴۵۲۴

خوشخبری!!

مرکزی کمیٹی کا منظور کردہ "آغاز" راولپنڈی کا بنا ہوا

۱۰' مکمل ڈش انٹینا صرف -/۱۵۰۰۰ روپے میں دستیاب ہے (علاوہ کرایہ اور فٹنگ)

عمدہ پرفارمنس اور بعد از فروخت فری سروس مع پارٹس گارنٹی برائے ریسیور ایک سال

نیز ۱۰' اور ۱۵' کی ڈشیں اور ریسیورز مختلف ورائٹی میں دستیاب ہیں

پاکستان کے تمام شہروں میں ڈیلرز درکار ہیں

امیر صاحب کی سفارش کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست برائے ڈیلرشپ بھجوائی جا سکتی ہے

سول ڈسٹری بیوٹرز

ٹی وی پوائنٹ

بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد

فون ۳۰۸۰۶

فیکس ۰۴۱۱ ـــ ۶۱۰۱۷۸

AGHAZ GROUP

THE FREE ENERGY COMPANY